روزنامہ
# الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶-۴۱ | منگل ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۹ وفا ۱۳۷۰ہش، ۹ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۲

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کا منفرد امتیاز

"حضرت ابراہیم کی ذات کے بارے میں کبھی کوئی مبالغہ نہیں کیا گیا۔ ہزاروں سال گذر گئے ہیں کسی نے آپ کے متعلق فرضی قصے نہیں بنائے کوئی ایک بھی فرضی خیالی قصہ آپ کی طرف منسوب نہیں ہوا۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ سچی دعاؤں میں جو دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہیں کتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل سے سچ کی یہ پکار تھی کہ اے خدا ہمیشہ میری تعریف سچی رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو سچا کر دکھایا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر یہ سوال ہو کہ پھر اس درجہ کے حصول کے لئے کیا کیا جائے اور قرآن کریم نے اس درجہ پر پہنچنے کا کیا ذریعہ بتایا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو باتیں اس کے لئے بطور اصول کے رکھی ہیں۔ اوّل یہ کہ دعا کرو۔ یہ سچی بات ہے (۔) (النساء: ۲۹) انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقاء کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے، کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصوّر کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا، اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے، تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلّاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا، تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے گی اور چلّائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

## سانحۂ ارتحال

مکرم خواجہ نعیم احمد صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب (پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال مقیم مکان ۱۳/۵ محلہ دارالنصر غربی ربوہ) مورخہ ۷ جولائی کو رات ایک بجے جرمنی میں ہارٹ اٹیک کے بعد بعمر ۴۵ سال وفات پا گئے۔ ان کی میت ربوہ لانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں جس کے بارہ میں بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

احباب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

"نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"جب کسی جگہ آگ لگتی ہے تو باقی مکانوں کو بچانے کا آسان طریق یہ استعمال کیا جاتا ہے کہ درمیان کے کچھ مکان گرا دیئے جاتے ہیں تاکہ ان کی وجہ سے دوسرے مکانوں تک بھی آگ نہ پہنچ جائے۔ اس طرح مکان گرانے سے دوسرے جلنے سے بچ جاتے ہیں۔ انسان کو بھی چاہیئے کہ اس آگ کے وقت اپنے نفس کی شرارتیں اور برائیاں گرا دے تاکہ محفوظ ہو جائے۔ پس تم بہت دعاؤں سے کام لو۔ بیماریاں تو ہوا ہی کرتی ہیں لیکن طاعون عذاب کے طور پر ہے ...... ہماری جماعت کو اس سے بہت ڈرنا چاہیئے۔ تم خاص طور پر دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام جماعت کو اور خصوصاً قادیان میں رہنے والوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ مصیبت اور عذابوں کے لئے صدقہ ایک عمدہ چیز ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

دنیا میں گورنمنٹ رعایا کے بچاؤ کے سامان کرتی ہے۔ اگر کہیں آگ لگ جائے تو فائر بریگیڈ کے پانی کے نلکے سے جا کر آگ بجھا دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی روحانی آگ کے بجھانے کے لئے سامان کیا ہوا ہے اور وہ صدقہ ہے دنیا میں جس کے گھر آگ لگتی ہے وہ فوراً فائر بریگیڈ کے محکمہ میں اطلاع دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ جب خدا کے غضب کی آگ لگی ہوئی دیکھے تو صدقہ کرنا شروع کر دے اس سے فائر بریگیڈ کی طرح ہی آگ بجھ جاتی ہے اس میں حکمت ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک انسان یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والی چیزیں ایسے لوگوں کے ماتحت ہوں جو نرم دل ہوں۔ باپ ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا نرم دل اور رحم کرنے والے استاد کے سپرد ہو۔ اور کبھی وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے لڑکے کا استاد ظالم اور بدخو ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو ماں باپ سے زیادہ انسانوں سے تعلق رکھنے والا ہے وہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کی مخلوق جابر اور ظالم سے دکھ میں رہے تو جب انسان صدقہ دے کر خدا کی مخلوق سے نیک سلوک کا اظہار کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پر مہربان ہو جاتا ہے اس لئے صدقہ بہت مفید چیز ہے۔ پس تم صدقہ دو۔ غرباء اور مساکین کو کھانا اور کپڑے بنوا دو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ وفا ۱۳۷۰ ہش ۹ر جولائی ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مولیٰ کی محبت کے انداز

راہِ مولیٰ میں اسیر ہونا بلا شک وشبہ سعادت ونیکی کی ایک معراج ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج کے دَورِ ابتلاء میں اس نعمت سے حِصّہ پا رہے ہیں۔ جُملہ احباب کرام سے ہم درخواست کرتے رہتے ہیں کہ ان اسیرانِ راہِ مولیٰ کو اپنی دُعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ صبر و استقامت سے ان کا مشکل وقت جلد ٹال دے۔ اور اپنی رضا پر پُوری ہمت اور عزم کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق دے۔

ایک اسیرِ راہِ مولیٰ نے اپنے ساتھ مولیٰ کریم کے پیار کی ایک نہایت ہی پیاری بات سُنائی۔ جو بھی اس لُطف و مسرّت کی ادا کو سُنے گا، مولیٰ کی محبت میں بے خود ہو جائے گا۔ اس محترم اسیر راہِ مولیٰ نے بتایا کہ اسیری کے پہلے دن بشری تقاضے کے تحت کچھ گھبراہٹ طاری تھی۔ حوالات سے جیل منتقلی ہوئی تو ماحول اور بھی پریشان کُن ہو گیا۔ ایک بڑی سی بارک میں ۳۰/۴۰ افراد ٹھونسے گئے تھے۔ اکثر عادی مجرم تھے۔ کئی نشے کے عادی تھے۔ کئی اقسام کا دھواں فضا کو آلودہ کر رہا تھا۔ اور کئی اقسام کی گفتگو سماعت میں خراش پیدا کر رہی تھی۔ اس صورتِ حال پر نظر کر کے گھبراہٹ بڑھی اور یہ خیال ہُوا کہ اس عالم میں رات کو نیند کیسے آئے گی۔ موسم بھی گرمیوں کا تھا اور گرمی بھی شدّت کی تھی۔

اس اسیرِ راہِ مولیٰ نے بتایا کہ رات کو جب مَیں سونے کے لئے لیٹا تو یہی خیال ذہن میں گردش کر رہا تھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دُور تھی۔ نیند آنے کی اُمید میں آنکھیں بند کر لیں تو محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے کاندھے پر تھپکی دے کر مجھے سلانے کی کوشش کر رہا ہے مَیں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کوئی بھی نہ تھا۔ پھر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ پھر یہی محسوس ہُوا کہ بڑے پیار سے تھپک تھپک کر سُلا رہا ہے۔ اس کے بعد آنکھیں کھولنے کی بھی ضرورت محسوس نہ ہوئی اور مولا کریم کی محبت نے نیند کی مہربان وادی میں پہنچا دیا جہاں دن بھر کی کلفتیں اور پریشانیاں آنِ واحد میں دُور ہو گئیں۔

وہ مولیٰ وہ پیارا خدا محبت کا بے کنار سمندر ہے۔ یہ ابتلاء، یہ اسیری اور یہ مقدمے تو اس کی محبت کے جلوے پانے کا ذریعہ ہیں۔ ہر احمدی اپنے مولیٰ کی محبت پر راضی ہے۔ اس کے پیار میں مست ہے۔ اس کی عطاؤں پر خوش ہے۔ وہ تو ہمیں اتنا دے رہا ہے کہ ہماری چند تکلیفیں ان کے مقابل پر کچھ بھی نہیں۔

جس اسیرِ راہِ مولیٰ کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے وہ آج کل پھر مشکل میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنی محبتوں کی لذت سے شادکام کرتا رہے۔

لازم ہے درِ میکدہ وا تا بہ سحر ہو
رندانِ بلاکش کو نہ تاخیر کا ڈر ہو
آئے کوئی جب چاہے چلا آئے بصد شوق
اِک گھر تو ترے شہر میں ہر شخص کا گھر ہو

——— ابوالاقبال

○

اے آنکہ ہے عزیز ہمیں جاں سے تیرا نام
سایہ رہے سَروں پہ ہمارے ترا مدام

پیغام کل دیا ہے جو ہم کو حضور نے
تا زیست ہم نہ بھُولیں گے یہ آپ کا پیام

لبیک عرض کرتے ہیں اس کے جواب میں
صدق و وفا کی رُوح سے سرشار یہ غلام

کم مایہ ہیں جہان میں اگر ہم تو کیا ہوَا
ضامن ہے کامرانی کا اپنی خدا کا نام

وابستگیٔ ذیلِ امامت کے فیض سے
پیدا نئی زمین کریں گے نیا نظام

لڑتے رہیں گے کُفر سے لڑتے رہیں گے ہم
حُجّت کی لے کے ہاتھ میں شمشیرِ بے نیام

کل جس نے آدمی کو نکالا تھا خُلد سے
اَب لیں گے اس سے احمدی گن گن کے انتقام

ہر ظُلم کو مٹائیں گے دُنیا سے اس طرح
ظُلمت کو چھانٹ دیتا ہے جیسے مہِ تمام

قرآن کے معارفِ صافی کے سامنے
مغرب کا فلسفہ ہے فقط اک خیالِ خام

منوائیں گے جہاں سے منوائیں گے ضرور
آقا ترے حبیبؐ کے لولاک کا مقام

آقا یقین جانئے اللہ کی قسم
ضائع کبھی نہ جائے گا یہ آپ کا پیام

یارب تو التجائے ظفرؔ کو قبول کر
محمود کو شفا دے تو یا شافی و سلام

ظفر محمد ظفرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

# علمی مسائل

بارش کے ساتھ انبیاء کی مشابہت میں اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ جب مادی بادل برستے ہیں تو ان کے برسنے سے ہر قسم کی روئیدگی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بارش ایک ہی ہوتی مگر اسی بارش سے ایک طرف میٹھے پھل پیدا ہوتے ہیں اور دوسری طرف اسی بارش سے کڑوے پھلوں کو بھی نشوونما حاصل ہوتا ہے۔ بارش کا ایک ہی قطرہ جہاں انگور کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے جہاں آم کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے۔ جہاں اور مختلف میٹھے پھلوں کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے وہاں بارش کا وہی قطرہ کیکر اور حنظل کو زیادہ تلخ بنا دیتا ہے۔ کھٹی چیزوں کو زیادہ ترش بنا دیتا ہے وہی بارش کا قطرہ جو انسان کے اندر گوشت پیدا کر دیتا ہے وہی قطرہ گھاس کے اندر روئیدگی پیدا کرتا ہے۔ جنگل میں اگی ہوئی مختلف قسم کی جھاڑیاں اور جڑی بوٹیاں جن کے نام بھی ہمیں معلوم نہیں اور پہاڑوں کی وادیوں میں پیدا ہونے والی بوٹیاں بھی اسی بارش سے اپنی روئیدگی کو ابھارنا شروع کر دیتی ہے۔ غرض بارش کا وہی قطرہ جہاں انسان کے اندر تروتازگی اور نمو پیدا کرتا ہے وہاں وہ جنگل میں اگنے والی ہزاروں قسم کی جڑی بوٹیوں میں بھی روئیدگی پیدا کر دیتا ہے۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی جب روحانی بارش آسمان سے نازل ہوتی ہے تو دونوں قسم کی روئیدگی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے، ایک طرف سویا ہوا کفر بھی بیدار ہو جاتا ہے اور دوسری طرف ایمان بھی تروتازہ ہو جاتا ہے، کفر بھی اس زمانہ میں اپنی شان دکھانا شروع کر دیتا ہے اور مخالف لوگوں کے اندر بھی ایک نئی قسم کی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے پہلے آخر مکہ بھی وہی تھا اور عرب بھی وہی تھا لیکن آپ کی بعثت سے قبل عرب کے سرداروں کا کوئی نظام معلوم نہیں ہوتا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہم کفار کو بھی منظم اور معروف عمل پاتے ہیں اور وہ سارے کے سارے اس کام کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں کہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلنے سے روکیں اور سارے متحد ہو کر اس دین کو مٹانے کے لئے کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ تنظیم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل نہیں تھی۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ جب آسمان سے بارش آتی ہے تو ہر قسم کی چیزوں میں روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور کفر بھی اپنا سر اٹھانا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جب جھوٹے مدعی کھڑے ہوتے ہیں تو لوگ ان سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے کیونکہ بکری بکری سے کبھی نہیں ڈرتی۔ بکری شیر سے ڈرا کرتی ہے اس لئے جب کوئی جھوٹا مدعی کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس سے نہیں ڈرتے۔ لیکن جب کبھی فطرت انسانی یہ سمجھتی ہے کہ سچا موعود آ گیا ہے تو اسوقت کافر بھی بیدار ہو جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ یہ سچا خطرہ ہے اسکے دور کرنے کی کوشش کرنا میرے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ جس قسم کی منظم مخالفت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئی ہے (   ) ایسی مخالفت کسی جھوٹے مدعی کے زمانہ میں نہیں ہوئی۔ باب کے زمانہ میں بے شک شورش اور فساد پیدا ہوا۔ لیکن یہ فساد بابیوں کے اپنے افعال کے نتیجہ میں تھا پہلے بابیوں نے بعض لوگوں کو قتل کیا ان قتلوں کے نتیجہ میں حکومت نے انکو مارا۔ لیکن پبلک خاموش رہی اور اس نے کوئی مقابلہ نہیں کیا مگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بہائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کہلانے والا ایک بہائی کی باہوں میں باہیں ڈالتا ہے اور کہتا ہے چھوڑو ان باتوں کو۔ تم بھی سچے اور ہم بھی سچے۔ چلو دونوں مل کر احمدیت کا مقابلہ کریں۔ تو جس طرح بارش کا پانی گرنے سے ہر قسم کی روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح روحانی بارش کے وقت کفر بھی بیدار ہو جاتا ہے اور ایمان بھی تروتازہ ہو جاتا ہے۔

---

قارون کو جب اس کی قوم نے یہ نصیحت کی تو اس احمق نے تکبر میں آکر کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ مال مجھے یونہی مل گیا ہے۔ یہ مال مجھے ذاتی علم اور ذہانت اور محنت کی وجہ سے ملا ہے اس نادان نے یہ نہ سوچا کہ جس دماغ سے وہ کام لے رہا ہے وہ اس کا پیدا کردہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ جن ذرائع اور اسباب سے اس نے دولت حاصل کی ہے۔ وہ ذرائع اور اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کئے ہیں۔ اس نے خود پیدا نہیں کئے۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گیا اور اس نے اپنی تمام ترقی کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ گندھک خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ سنکھیا خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ پارہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میں نے آتشک کا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ یہ ٹیکے بعض چیزوں کے مرکب ہیں اور وہ چیزیں خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ پھر تارکول خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور اس سے عام استعمال میں آنے والی آدھی سنتھیٹک دوائیں بنتی ہیں۔ لیکن انسان بڑے غرور سے کہتا ہے کہ یہ دوا میں نے ایجاد کی ہے یا فلاں نے ایجاد کی ہے اور وہ بالکل بھول جاتا ہے کہ جن چیزوں سے اس نے یہ دوا بنائی ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہی پیدا کردہ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ تو اس پر احسان کرتا ہے مگر وہ اس احسان کی قدر کرنے کی بجائے یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ میں بڑا لائق تھا۔ میں بڑا قابل تھا میں نے یہ جدوجہد کی اور یہ ترقی حاصل کر لی۔ حالانکہ نہ صرف ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے سامان اور ذرائع خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے۔ بلکہ ہر کام کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے۔ آخر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک شخص ساٹھ سال لوہار سے لوہار کا کام سیکھتا ہے۔ لیکن وہ سیکھ نہیں سکتا۔ پھر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک کاریگر ہوتا ہے۔ لیکن اسے کوئی کام نہیں ملتا۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ کہ روپیہ مل جائے تو کوئی ڈاکو اس کا سارا روپیہ چھین لے۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کما کر اپنے گھر روپیہ لے آئے۔ لیکن گھر میں آتے ہی اسکے پیٹ میں درد اٹھے۔ اور وہ جانبر ہی نہ ہو سکے۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی جلدی بیماری پیدا ہو جائے کہ وہ کپڑا نہ پہن سکے۔ پس جو کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان اپنی محنت سے بھی روزی کمائے تب بھی اسے جو کچھ ملتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے۔ اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جتنا بڑا بنائے اتنا ہی وہ جھکتا چلا جائے۔ دیکھو جس پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے وہ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑی رکھی ہوئی ہو۔ اس حالت میں اسکے اندر زیادہ فروتنی اور زیادہ انکسار پایا جانا چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ متکبر ہو جائے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے۔ بہرحال جو شخص دولت و ثروت اور عزت کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھے گا۔ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا۔ اور جو اس کو اپنا ذاتی کمال قرار دے گا۔ وہ تکبر میں مبتلا ہو گا۔ اور آخر خدا تعالیٰ سے دور چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ترقیات کے لئے کوشش نہ کرو۔ تم اپنی ترقیات کے لئے جتنی بھی کوشش کرو جائز ہے۔ مگر اسکے بعد تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ۔ ورنہ اگر تم متکبر ہو گئے تو خدا تعالیٰ تم سے خوش نہیں ہو گا۔ بلکہ ناراض ہو گا اور وہ ترقی تمہارے لئے رحمت کا موجب نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب ہو گی۔ اور تم آئندہ کے لئے انوار سماوی سے محروم ہو جاؤ گے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے سخت مالی تنگی ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کشائش رزق کے سامان پیدا فرمائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور آپ کی دعا کی برکت سے وہ اس قدر امیر ہو گیا کہ ساری وادی اس کے جانوروں سے بھر جاتی تھی۔ شہروں میں رہنے والے شاید اس امر کو نہ سمجھ سکیں کہ ایک شخص کے پاس اتنے جانور کہاں سے آ سکتے ہیں۔ مگر گاؤں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ ایک ایک آدمی کے پاس کس قدر جانور ہوتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سلسلہ کی زمینوں کے معائنہ کے لئے سندھ گیا تو ایک جگہ میں نے تین چار سو جانور دیکھے۔ میں نے ان جانوروں کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا یہ اس گاؤں کے جانور ہیں؟ اس پر وہاں کا مینیجر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ تو صرف ایک آدمی کے جانور ہیں۔ لیکن شہریوں کے لئے ایک گائے یا ایک بھینس کا رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ تو اس کے پاس اس قدر جانور ہو گئے کہ ان سے وادی بھر جاتی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آدمی اسکے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس سے زکوٰۃ لاؤ۔ جب اس نے زکوٰۃ مانگی تو وہ کہنے لگا۔ کہ کیا مصیبت ہے جانوروں کو کھلانے کیلئے ہمارے پاس رقم نہیں ہوتی اور ان کو ہر وقت چندوں کی سوجھتی رہتی ہے۔ انہیں ہمارے بوجھوں کا کوئی فکر ہی نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

# ایک اور جنگ

ایران کے ایک انگریزی روزنامے "کیہان انٹرنیشنل" نے کہا ہے کہ جس طرح اس وقت عرب ممالک ہتھیار جمع کر رہے ہیں اس سے یہ بات کچھ بعید نہیں کہ عنقریب ایک اور جنگ چھڑ جائے اور اگر ایسا ہوا تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ان دو جنگوں سے زیادہ شدید جنگ ہو گی جو پہلے لڑی جا چکی ہیں یعنی ۸۰ سے ۸۸ تک عراق ایران جنگ اور اس کے بعد عراق اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جنگ۔ اخبار مذکور نے یہ بھی کہا ہے کہ خلیج کی جنگ نے عرب ممالک پر کچھ ایسے اثرات چھوڑے ہیں جو جسم کے زخموں سے مشابہ ہیں خاص طور پر اسرائیل اور مصر پر اور یہ اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک ان زخموں کو دور کرنے کا انتظام نہ کر لیں۔ اخبار مذکور کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان دونوں جنگوں نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اسلحہ کسی صورت میں بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ اسلحہ ہو گا تو سب کے پاس ہو گا اور سب کے پاس اسلحہ ہو گا تو جنگ کے امکانات بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ جنگ کے زیادہ امکانات ہو جائیں تو حفاظت کس کی ہوئی۔ گویا کہ امن و سکون سے رہیئے۔ ایسے لوگ جب اسلحہ کے مالک بن جاتے ہیں تو ان کے دل میں امن و سکون کی بجائے جنگ کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور اگر ایک طرف سے جنگ کے خیالات پیدا ہوں اور دوسری طرف بھی اسلحہ موجود ہو تو یہ جنگ خاصی شدید ہو سکتی ہے

## "مسلم" کا ایک اداریہ

انگریزی روزنامہ "دی مسلم" اپنے ۵ جون ۱۹۹۱ء کے شمارے میں اداراتی طور پر کہتا ہے کہ اگر کبھی عربوں کو امریکہ کی فوجوں کے ذریعے آزاد ہو جانے پر خوشی تھی تو اب یقین سے کہا جا سکتا ہے۔ وہ اس بات پر خوش نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ بات ناقابل تردید ہے کہ "خلیج تعاون کونسل" کی ریاستوں میں اور عربوں کے اگلی صف کے رہنماؤں مثلاً مصر کے تعلقات کبھی اتنے کشیدہ نہ تھے جتنے اب ہیں۔ مصر نے کویت سے اپنی تمام فوجیں واپس بلا لی ہیں۔ شام بھی اس بات کو خاصا محسوس کرتا ہے کہ کویت امریکہ کی سرپرستی میں آ رہا ہے اور اسے اپنی آزادی اور اپنے تسلط اور اقتدار کا کوئی خیال نہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اب کویت کے حاکم اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ امریکی فوجی ان کی حفاظت کریں اور وہ اپنی عرب ریاستوں سے اس قسم کی کوئی مدد حاصل کرنا نہیں چاہتے حتیٰ کہ مصر سے بھی نہیں۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ جہاں تک کویت کی تعمیر نو کا تعلق ہے سب جانتے ہیں کہ اس پر اربوں ڈالر خرچ ہوں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور امریکی اس بات کو راز میں نہیں رکھ رہے بلکہ اس پر اصرار کر رہے ہیں کہ یہ سارا روپیہ یا اس کا بہت بڑا حصہ امریکہ کی ٹھیکیدار فرموں کو ملے گا اس بات سے امریکہ کے اتحادیوں کے دلوں میں انقباض پیدا ہوا ہے اور صرف انہیں کے دل میں نہیں بلکہ بعض عرب ریاستوں اور تیسری دنیا کے ملکوں کے دلوں میں بھی جو ہمیشہ کویت کی مختلف رنگوں میں خدمت کرتے رہے ہیں۔ صدام کے کویت پر حملہ کرنے سے پہلے امریکیوں کا وہاں کوئی اثر و رسوخ نہیں تھا۔ انہیں وہاں کی زندگی کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ اب ایسا لگتا ہے کہ کویت کو انہوں نے خراج کے طور پر اپنا بنا لیا ہے۔ ملک میں مارشل لاء کی توسیع کر دی گئی ہے اور یہ وہ چیز ہے جو امریکہ کی طرف سے تیسری دنیا کے ملکوں کو تحفہ کے طور پر دی جاتی ہے۔

پاکستان میں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ مصر اور کویت کی آپس میں کشیدگی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اس سے اب پریشانی پیدا ہونے لگی ہے۔ یہ دو عرب ممالک جن میں سے ایک تو سب سے زیادہ امیر ہے اور دوسرا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔ اس طرح ایک دوسرے سے الگ ہو چکے ہیں جیسا کہ پہلے کبھی نہیں تھے۔ مصریوں کو اس بات کا احساس ہے کہ ان کی تذلیل کی گئی ہے کیونکہ ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو واپس بلا لیں اور اس کے علاوہ تعمیر نو میں بھی انہیں کوئی حصہ نہیں دیا گیا۔ شامیوں کے پاس بھی خوش ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کویت میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ امریکی پالیسیوں کا محتاج ہے۔ خلیج میں خلیج کی جنگ کے بعد عرب ریاستوں کے آپس کے تعلقات اتنے کبھی کشیدہ نہیں تھے ایسے لگتا ہے کہ عرب سلطنتوں کو اوندھے منہ گرا دیا گیا ہے۔ صرف عراق ہی کا تیا پانچا نہیں کیا گیا بلکہ یہ سلوک تمام عرب ملکوں سے کیا گیا ہے۔ اس سارے معاملے میں فاتح صیہونی لوگ ہیں۔ اور ان کے سرپرست اس موقعہ پر جبکہ عرب ممالک مشکلات سے دوچار ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پر تنقید کی بجائے ان سے ہمدردی کی جائے۔ انہیں نہایت چالاکی کے ساتھ ایسی حالت میں دھکیل دیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو خرابی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے جہاں تک کویتیوں کے دلوں کا تعلق ہے انہیں یقیناً اس بات سے تکلیف ہوتی ہو گی کہ امریکی اب ان کے افسران اعلیٰ بن گئے ہیں لیکن امریکیوں نے ان کو ایسی باتوں کے سوچنے کا موقع ہی کب دیا ہے وہ تیل کی دولت کا کیک لے کر کھا جانا چاہتے ہیں حتیٰ کہ دوسرے عرب بھائیوں کو بھی اس سے کوئی حصہ نہ دیا جائے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس جنگ کے حادثے کے باوجود انہوں نے کوئی سبق نہیں سیکھا اور ایسا نہ کرنے کی وجہ سے وہ یقیناً قعر مذلت میں گرے ہوئے ہیں۔ امریکی روپیہ بھی بنا رہے ہیں اور یہودی برتری کو ان پر مسلط کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ یہ کہہ کر کیا جا رہا ہے کہ دنیا کے لئے ایک نیا نظام جاری کر رہے ہیں۔

## عراق کا نیوکلیئر پلانٹ

عراق کی سرکاری ایجنسی نے بتایا ہے کہ اب صدر صدام حسین نے حکومت کے جملہ حکام کو یہ ہدایت جاری کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ماہرین سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے نیوکلیر پلانٹ کے معائنے میں ان کا ساتھ دیں۔ کچھ عرصہ ہوا اقوام متحدہ کی اس ٹیم کو جو اس نیوکلیر پلانٹ کا معائنہ کرنا چاہتی تھی اس جگہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تھا۔ اور اقوام متحدہ کے افراد کا کہنا تھا کہ عراقی فوجیوں نے ان پر فائرنگ بھی کی تھی۔ اگرچہ وہ فائرنگ صرف انہیں ڈرانے دھمکانے کے لئے کی گئی تھی کیونکہ وہ ان کے سروں کے اوپر سے گزر گئی۔ اقوام متحدہ نے اس واقعہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلہ سے صدر صدام کو آگاہ کر دیا تھا کہ اگر عراق نے اقوام متحدہ کے ساتھ اس معاملہ میں تعاون نہ کیا تو نتائج نہایت سنگین ہوں گے۔ چنانچہ اب صدر صدام نے اپنے ریولیوشنری کمانڈ کونسل اور اپنے وزیر دفاع اور وزیر خارجہ سے مشورہ کر کے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کے ساتھ اس معاملہ میں پورا پورا تعاون کرے گا۔ اس مشورے کے وقت صدر صدام نے سیکورٹی کونسل کی ان رپورٹوں پر غور کیا جو اس معاملہ کے متعلق شائع کی گئی تھیں۔ عراق کی نیوز ایجنسی نے کہا کہ صدر صدام نے اپنے حکام کو یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ چونکہ عراق اقوام متحدہ سے تعاون کا معاہدہ کر چکا ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جانی چاہیئے۔ عراقی لیڈر نے اپنے وزیر خارجہ کو بھی اس بات کا اختیار دے دیا ہے۔ کہ وہ اپنی تمام ایجنسیز کو حکم دیں کہ اقوام متحدہ کی ٹیم کے ساتھ تعاون کیا جائے۔

اگرچہ اقوام متحدہ کی ٹیم نے تو کہا تھا کہ ان پر فائرنگ کی گئی تھی لیکن عراق نے گذشتہ روز اس خبر کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا کہ معائنہ کرنے والی ٹیم پر کسی نے فائرنگ کی تھی۔ عراقی نیوز ایجنسی نے ایسے ذرائع پر اپنی خبر کی بنیاد رکھی جو عراقی حالات اور واقعات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اور جنہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی ٹیم کی طرف سے یہ کہا جانا کہ ان پر فائرنگ کی گئی بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ نیوز ایجنسی نے یہ بھی کہا کہ عراق کو اپنے نیوکلیر پلانٹ کے معائنے سے گریز کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

## جنوبی افریقہ کا نیا کرکٹ بورڈ

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں جنوبی افریقہ میں آہستہ آہستہ نسل پرستی کی پالیسی کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ اے این سی افریقن نیشنل کانگریس کے نائب صدر مسٹر نیلسن منڈیلا اس بات سے مطمئن تو نہیں کہ نسلی امتیاز کا خاتمہ ہو رہا ہے وہ اس کی رفتار سے غیر مطمئن ہیں لیکن اس کے باوجود سب جانتے ہیں کہ آہستہ آہستہ ایسے قوانین ختم کئے جا رہے ہیں جن سے سفید فام ایک طرف اور سیاہ فام اور ایشین اور رنگ دار نسل کے لوگ دوسری طرف ہوتے تھے۔ اب ایک اور اقدام جو کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ساؤتھ افریقن کرکٹ بورڈ جس میں صرف سیاہ فام اور ایشین اور رنگ دار لوگ شامل تھے کا ساؤتھ افریقن کرکٹ یونین جس میں صرف سفید فام شامل تھے۔ دونوں کو ملا کر ایک بورڈ یونائیٹڈ کرکٹ بورڈ آف ساؤتھ افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنا دیا گیا ہے۔ جس تقریب میں ایسا کیا گیا وہ وانڈررز کلب میں منعقد کی گئی اور اس میں سارے ملک کے کرکٹ کے حکام اور بیرونی ممالک کے پولیس نے شرکت کی۔ مسٹر جوف ڈاکین GEOFF DAKIN اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے جو دو سال تک اپنے اس عہدے پر رہیں گے اور ان کے بعد موجود وائس پریذیڈنٹ مسٹر پرلیش مکر دھونج MACKER DHUJ اس کے صدر ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر علی باقر جو پہلے ساؤتھ افریقن ٹسٹ کیپٹن ہیں اور جنہوں نے ان دونوں بورڈوں کو آپس میں ملانے کے لئے خاصی کوششیں کی تھیں اس کے مینیجنگ ڈائرکٹر ہوں گے۔ مسٹر پرلیش مکر دھونج نے ڈاکٹر علی باقر کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ یہ انہی کے کرنے کا کام تھا اور انہوں نے واقعی یہ کام کر دکھایا ہے۔ اسی طرح افریقن نیشنل کانگریس ایگزیکٹو مسٹر سٹیپ سٹوبیٹے STEVE TSHWETE کا بھی شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے اس نئے بورڈ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مزید یہ کہا گیا کہ اس وقت جو نسل پرستی کی پالیسی کے خلاف فضا چل رہی ہے اس کو اسی طرح قائم رکھا جا سکتا ہے کہ سیاہ فام لوگوں اور سفید فام لوگوں کی تنظیموں کا ایک دوسرے سے اتحاد ہو جائے۔

## ایک اور فرعونی شہر

مصر کے ماہرین نے ایک اور فرعونی شہر معلوم کیا ہے۔ یہ شہر دور جدید کے ایک ایسے گاؤں کی گلیوں کے نیچے پایا گیا ہے۔ جسے آج کل ٹورسٹ بہت زیادہ پسند کرتے ہیں اور یہ ابوالہول کے قریب اور قاہرہ کی حدود کے قریب واقع ہے۔ انٹی کیوٹیز کے ڈائریکٹر جو گیزہ کے اہراموں کے انچارج ہیں نے بتایا ہے کہ توتن خامن کی قبر سے ملنے والے سونے سے بھی یہ دریافت مصری علوم کے ماہرین کے لئے زیادہ اہم ہے۔ جو چیزیں توت TUT کے مقبرے سے ملی ہیں نہایت پیاری اور خوشنما ہیں۔ لیکن ہمیں اس زمانے کے متعلق زیادہ واقفیت نہیں۔ ہم پہنچا سکتیں جب توت بطور فرعون حکومت کر رہا تھا۔ لیکن موجودہ دریافت فرعونوں کے متعلق ہمیں بہت کچھ بتائے گی۔ ہمیں یہ بھی بتائے گی کہ ان دنوں اشراف کس طرح زندگی گذارتے تھے۔ اور عوام الناس کی کیا حالت تھی۔ ڈاکٹر ڈروتھی آرنلڈ جو ماہر مصریات ہیں اور نیویارک کے ایک میوزیم کی انچارج ہیں نے کہا ہے کہ اگر واقعی کھدائی کرنے والی اس ٹیم نے بڑے اہراموں کے پاس کوئی بستی دریافت کر لی ہے تو یہ بات خاص اہمیت کی حامل ثابت ہو گی۔ مقامی ماہرین کا دعویٰ ہے کہ یہ دریافت آئندہ دس سال کے لئے ایک بہت بڑی دریافت سمجھی جائے گی۔ اس لئے کہ اس شہر کا رقبہ خاصا زیادہ ہے اور اس میں دریافت کی گئی اشیاء بھی بہت اہم ہیں۔ یہ شہر دو میل تک پھیلا ہوا ہے اور ایرانی بادشاہتوں کی دریافت کے سلسلے میں یہ سب سے بڑی دریافت ہے۔ یہ ان فرعونوں کے زمانے کی یادگار ہے۔ اس کا کل زمانہ اقتدار ۵۰۴ سال تھا۔ اور یہ ۲۱۲۴ قبل مسیح تک ممتد تھا۔ اس کے بعد ۴۷ سال ایسے آئے جسے درمیانی اور بے یقینی کا عرصہ کہا جا سکتا ہے۔ اور اس وقت کی یادگاروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب اس شہر کے لوگوں نے فرعون کے خلاف بغاوت کی تو اس شہر کو تباہ کر دیا گیا۔ کھدائی کرنے والوں نے بہت وسیع علاقے پہ جلے ہوئے آثار دیکھے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ اس علاقے کو نذر آتش کر دیا گیا تھا۔ مسٹر ہواس کہتے ہیں کہ انہیں اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ زمانہ ایسا ہی تھا جیسا کہ پیپری کے زمانے میں بے رحمی کے ایام تھے۔ یہ مشرق وسطیٰ میں جس طرح کی بے امنی پھیلتی رہی ہے۔ اس سے مشابہ نہیں تھے۔ انہوں نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ موجودہ دریافت نہ صرف اہراموں کے متعلق سربستہ راز کھولے گی بلکہ گیزہ میں جب اس کے بعد نئی تہذیب آئی تو اس کے متعلق بھی بہت سی معلومات فراہم کرے گی۔ یہ کھدائی اس طرح بھی ایک حساس واقعہ بن سکتا ہے کہ اس جگہ پر اب ایک شہر آباد ہے جس کا نام نازلٹ NAZLETT ہے۔ اور جس کی آبادی ۲۰ ہزار کے قریب ہے۔ اور یہاں رہنے والے لوگ سیاحت سے خاصا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

## گوشت خوری

محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے لندن سے روزنامہ انڈی پینڈنٹ کا ایک تراشہ ارسال فرمایا ہے۔ جسمیں سٹیفن والڈ نے کہا ہے کہ ایسے لوگ جو اب عام طور پر گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان کی تعداد بڑھ رہی ہے اور محنت مزدوری کرنیوالے لوگ سبزی کھانے والوں کی سوسائٹی کے مطابق تعداد میں زیادہ ہو رہے ہیں۔ بریڈ فورڈ یونیورسٹی نے ایک سروے کے دوران یہ معلوم کیا کہ اسوقت ۷ فی صد لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو سبزی خور کہنا پسند کرتے ہیں۔ گذشتہ سال انکی تعداد ۳۴،۷ بتائی جاتی تھی۔ یہ سروے ۹۴۲ بالغ افراد سے پوچھ گچھ کے ذریعہ مکمل کیا گیا تھا۔ اور ۲۶۵ ایسے لوگ تھے جن کی عمر گیارہ سے اٹھارہ سال تک تھی اگر اسکی مزید تفصیل میں جایا جائے تو پیشہ ور لوگوں کا ۴ فیصد ایسا ہے جو گوشت نہیں کھاتا۔ ۸ فیصد کلرکوں کی تعداد میں سے گوشت نہیں کھاتے اور جو ہاتھ سے کام کرنے والے کسی شعبے میں مہارت رکھتے ہیں وہ ۹ فیصد ہیں۔ اور بغیر کسی مہارت کے کام کرنیوالے لوگوں کی تعداد جو گوشت نہیں کھاتے ۶ فیصد ہے۔ جنوب مغرب میں سبزی خوروں کی تعداد ۱۲ فیصد ہے۔ مڈلینڈ میں ۱۰ فیصد یارک شائر میں ۹ فی فیصد۔ اور جنوب مشرق میں ۸ فیصد جبکہ ویلز میں ۴ فیصد اور سکاٹ لینڈ میں ۲ فی صد ہے۔

وہ کمیشن جو مال مویشی کے لئے بہبود کا کام کرتا ہے۔ اس تحقیقات کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ان کے چیف جان ہیلنگز HELLINGS نے کہا کہ سبزی کھانے والوں کی تعداد جو ۱۹۸۹ء میں ۲ فیصد تھی وہ گذشتہ سال ۳ فیصد ہو گئی لیکن اس کے بعد پھر سال کے پہلے تین مہینوں میں ۲ فیصد ہو گئی۔ اس کمیشن سے ارکین کا خیال ہے کہ سبزی خوروں کی تعداد جو کسی حد تک بڑھ گئی تھی۔ اس کا تعلق "پاگل گائے بیماری" سے ہے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ گوشت کی فروخت ۹۵ فیصد تک واپس آ گئی ہے آخر لوگ جب اس عجیب قسم کی بیماری سے ڈر رہے تھے تو یہ بات یقینی تھی کہ ان میں سے چند لوگ گوشت کھانا چھوڑ دیں

اس تراشے کو پڑھ کر ہمیں خیال پیدا ہوا کہ جسم کو گوشت کھانے کی جس قدر ضرورت ہے اسے کوئی خوف کم تو کر سکتا ہے لیکن ہمیشہ کے لئے اس سے باز نہیں رکھ سکتا۔ دنیا اس نتیجے پر پہنچ چکی ہے کہ خوراک ملی جلی ہونی چاہیئے۔ نہ صرف گوشت کھایا جائے اور نہ صرف سبزی۔ گوشت بھی کھائیں اور سبزی بھی کھائیں۔ اور جس قدر کوئی اپنی خوراک کو بدل بدل کر استعمال کرے گا اتنا ہی اسکی صحت کے لئے یہ بات مفید ثابت ہو گی۔

## عالمی انصاف

ازمنہ گذشتہ میں بھی اور حال میں بھی

انسانیت اس بات کی شاہد ہے کہ دنیا میں عالمی سطح پر ہر قسم کی ـــ ناانصافی جاری ہے۔ جسکا ایک پہلو تعذیب بھی ہے اسکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان نے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قانون کو پس پشت ڈال دیا اور جو کچھ خدا نے کرنے کو کہا تھا وہ اسنے نہیں کیا۔ جہاں تک دین حق کا تعلق ہے وہ عالمی امور میں انصاف کے لئے اور انصاف کے استحکام کے لئے بڑی واضح ہدایات دیتا ہے۔ یہ امر بدقسمتی سے تعلق رکھتا ہے کہ اس دین کے ماننے والوں نے بھی عالمی انصاف کا مظاہرہ کرنا چھوڑ دیا۔ اور وہ اس دین کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں رہے اس طریقہ کار میں تبدیلی لانے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ قرآن مجید میں یوں بیان ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتی (۱۳:۱۲) اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رہنمائی کی پذیرائی نہ کرنا ہر قسم کی قومی اور بین المملکتی ناانصافی کی بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ بے اطمینانی اور اضطراب سے بھرا ہوا ہے۔ دین حق عالمی برادری پر زور دیتا ہے اور اس سلسلہ میں نسل مذہب اور رنگ کا کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں لوگوں کو دیانت دار ہونا چاہیئے۔ مہربانی سے کام لینا چاہیئے۔ ایکدوسرے کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے اور ایک دوسرے کے متعلق صحیح خطوط پر سوچ سمجھ کر عمل پیرا ہونا چاہیئے قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو فرض قرار دیتا ہے کہ لوگوں سے ایک جیسا سلوک کیا جائے۔ نرمی برتی جائے (۱۶:۹۱)

جہاں تک عالمی برادری کے آپس میں امن و امان اور اعتماد کی فضا پیدا کرنے کا تعلق ہے۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے جسکا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ دین حق اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ اقتصادی استحصال کیا جائے اور اسطرح غریب قوموں کو مزید غریب بنا دیا جائے۔ قرآن کریم کی آیت (۲۰:۱۳۲) میں ارشاد ہوتا ہے کہ دوسرے کی جائیداد کی طرف حرص کی نظروں سے نہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو بعض چیزیں عطا کی ہیں۔ اور یہ دنیا کی خوبصورتی کا باعث ہے اور

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# واقعاتِ عالم

حضرت ابوبکرؓ نے گھر سے نکلتے ہوئے اپنے بیٹے عبداللہ کو جو ایک بہت زیرک اور ہوشیار نوجوان تھے ہدایت کی تھی کہ قریش کی حرکات کا خیال رکھیں اور روزانہ غار ثور میں اطلاع دے جایا کریں۔ چنانچہ وہ ایسا کرتے تھے کہ رات کو اندھیرا ہوتے غار ثور میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ اور رات وہیں گذار کر صبح سویرے ہی واپس آجایا کرتے تھے حضرت ابوبکرؓ کے خادم عامر بن فہیرہ کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ دن بھر بکریاں چرائیں اور رات کو ان کے پاس دودھ پہنچا جایا کریں۔ اس طرح آپ تین رات تک غارِ ثور میں ٹھہرے اور اس عرصہ تک یہی انتظام جاری رہا۔ پھر جب قریش کے تعاقب کی کوشش میں کمی آگئی تو تیسرے دن صبح کے وقت آپ غار سے نکلے۔ یہ پیر کا دن تھا اور چار ربیع الاول یا بعض مؤرخین کی تحقیق کے مطابق یکم ربیع الاول ۱۴ نبوی مطابق ۱۲ ستمبر ۶۲۲ء کی تاریخ تھی۔

آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکرؓ نے پہلے سے ایک شخص عبداللہ بن اریقط کو جو قبیلہ بنی الدیل سے تھا اور باوجود عاص بن وائل رئیس مکہ کے ساتھ تعلق رکھنے کے قابل اعتماد تھا معقول اجرت دینی کر کے بطور رہنما کے ساتھ چلنے کے لئے مقرر کر رکھا تھا۔ یہ شخص اپنے فن کا خوب ماہر تھا اور آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکرؓ نے اسے پہلے سے اپنی اونٹنیاں سپرد کر رکھی تھیں اور سمجھا رکھا تھا کہ تین رات کے بعد تیسرے دن کی صبح کو اونٹنیاں لے کر غار ثور میں پہنچ جائے۔

چنانچہ وہ حسب قرارداد پہنچ گیا۔ یہ بخاری کی مشہور روایت ہے مگر مؤرخین لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم رات کو روانہ ہوئے تھے اور خود بخاری کی ہی ایک دوسری روایت میں اس کی تصدیق پائی جاتی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ آپ رات کو روانہ ہوئے ہوں۔ بہرحال غار ثور سے نکل کر آپ ایک اونٹنی پر جس کا نام بعض روایات میں القصوا بیان ہوا ہے سوار ہو گئے اور دوسری پر حضرت ابوبکرؓ اور ان کا خادم عامر بن فہیرہ سوار ہوئے۔ روانہ ہوتے ہوئے آپ نے مکہ کی طرف آخری نظر ڈالی اور حسرت کے الفاظ میں فرمایا "اے مکہ کی بستی! تو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔"

اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے کہا "ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے۔ اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔"

چونکہ ابھی تک تعاقب کا ڈر تھا اس لئے آنحضرت صلعم اور آپ کے ساتھی اصل راستہ چھوڑ کر ساحل سمندر کے قریب قریب یثرب کی طرف روانہ ہوئے اور برابر ایک رات اور دوسرے دن کا کچھ حصہ چلتے رہے۔

دوسرے دن دوپہر کے قریب جب سورج کی گرمی تیز ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ کے عرض کرنے پر آپ ایک بڑے پتھر کے سایہ میں آرام فرمانے کیلئے اترے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آگے بڑھ کر آپ کے واسطے جگہ تیار کی اور آپ ذرا لیٹ کر سو گئے۔ اور حضرت ابوبکرؓ ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھنے لگے کہ کوئی تعاقب کرنے والا تو نہیں آرہا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ کو ایک چرواہا نظر آیا جس کے ساتھ چند بکریاں تھیں جنہیں وہ اسی پتھر کی طرف سایہ کی غرض سے لا رہا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے دودھ کی اجازت لے کر اس کے ہاتھ اور بکری کے تھن خوب اچھی طرح صاف کروائے اور پھر اسے دودھ دوہنے کو کہا۔ چنانچہ اس نے ایک برتن میں دودھ دوہا اور پھر حضرت ابوبکرؓ اسے پانی میں ٹھنڈا کر کے آپ کے پاس لائے۔ اس وقت تک آپ نیند سے جاگ چکے تھے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے سامنے دودھ کا برتن پیش کیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا۔ اور حضرت ابوبکرؓ روایت کرتے ہیں کہ اس سے میری طبیعت خوش ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے آپ سے عرض کیا "یا رسول اللہ کوچ کا وقت ہو گیا ہے" آپ نے فرمایا "ہاں چلو!"

چنانچہ آپ آگے روانہ ہو گئے لیکن ابھی آپ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا دوڑائے ان کے پیچھے آرہا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر کہا "یا رسول اللہ! کوئی شخص ہمارے تعاقب میں آرہا ہے" آپ نے فرمایا "کوئی فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

یہ تعاقب کرنے والا سراقہ بن مالک تھا جو اپنے تعاقب کا قصہ خود اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے کہ جب آنحضرت صلعم مکہ سے نکل گئے تو کفار قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو کوئی بھی محمد (صلعم) یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اسے اس اس قدر انعام دیا جائے گا اور اس اعلان کی انہوں نے اپنے پیغام رسانوں کے ذریعہ سے ہمیں بھی اطلاع دی۔ اس کے بعد ایک دن میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ قریش کے ان آدمیوں میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی ساحل سمندر کی سمت میں دور سے کچھ شکلیں دیکھی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ شائد وہ محمد (صلعم) اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ سراقہ کہتا ہے کہ میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ ضرور وہی ہوں گے مگر میں نے اسے ٹالنے کے لئے (اور یہ فخر خود حاصل کرنے کی غرض سے) کہا کہ یہ تو فلاں فلاں لوگ ہیں جو ابھی ہمارے سامنے سے گذرے ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میں اس مجلس سے اٹھا اور اپنے گھر آکر اپنی خادمہ سے کہا کہ میرا گھوڑا تیار کر کے گھر کے پچھواڑے میں کھڑا کر دے اور پھر میں نے ایک نیزہ لیا اور گھر کی پشت کی طرف سے ہو کر چپکے سے نکل گیا۔ اور گھوڑے کو تیز کر کے محمد (صلعم) اور ان کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ اور میں زمین پر گر گیا۔ لیکن میں جلدی سے اٹھا اور اپنا ترکش نکال کر میں نے ملک کے دستور کے مطابق تیروں سے فال لی۔ فال میرے منشاء کے خلاف نکلی۔ مگر (اسلام کی عداوت کا جوش اور انعام کا لالچ تھا) میں نے فال کی پرواہ نہ کی۔ اور پھر سوار ہو کر تعاقب میں ہو لیا اور اس دفعہ اس قدر قریب پہنچ گیا کہ آنحضرت صلعم کی (جو اس وقت قرآن شریف کی تلاوت کرتے جا رہے تھے) قرأت کی آواز مجھے سنائی دیتی تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے تو ایک دفعہ بھی منہ موڑ کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا مگر ابوبکرؓ (آنحضرت صلعم کے فکر کی وجہ سے) بار بار دیکھتے تھے۔ میں جب ذرا آگے بڑھا تو میرے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی اور اس دفعہ اس کے پاؤں ریت کے اندر دھنس گئے اور میں پھر زمین پر آرہا۔ میں نے اٹھ کر گھوڑے کو جو دیکھا تو اس کے پاؤں زمین میں اس قدر دھنس چکے تھے کہ وہ انہیں زمین سے نکال نہیں سکتا تھا۔ آخر بڑی مشکل سے وہ اٹھا اور اس کی اس کوشش سے میرے ارد گرد سب غبار ہی غبار ہو گیا۔ اس وقت میں نے پھر فال لی۔ اور پھر وہی فال نکلی۔ جس پر میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اور آنحضرت صلعم اور آپ کے ساتھیوں کو صلح کی آواز دی۔ اس آواز پر وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا۔ اس سرگذشت کی وجہ سے جو میرے ساتھ گذری تھی میں نے یہ سمجھا کہ اس شخص کا ستارہ اقبال پر ہے اور یہ کہ بالآخر آنحضرت صلعم غالب رہیں گے۔ چنانچہ میں نے صلح کے رنگ میں ان سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کو قتل کرنے یا پکڑ لانے کے لئے اس اس قدر انعام مقرر کر رکھا ہے اور لوگ آپ کے متعلق یہ یہ ارادہ رکھتے ہیں اور میں بھی اسی ارادے سے آیا تھا مگر میں اب واپس جاتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے انہیں کچھ زاد راہ پیش کیا مگر انہوں نے نہیں لیا اور نہ ہی مجھ سے کوئی اور سوال کیا صرف اس قدر کہا کہ ہمارے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا۔ اس کے بعد میں نے (یہ یقین کرتے ہوئے کہ کسی دن آنحضرت صلعم کو ملک میں غلبہ حاصل ہو کر رہے گا) آپ سے عرض کیا کہ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں۔ جس پر آپ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔ اور اس نے مجھے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر امن کی تحریر لکھ دی۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم اور آپ کے ساتھی آگے روانہ ہو گئے۔

جب سراقہ واپس لوٹنے لگا تو آپ نے اسے فرمایا "سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔" سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران؟ آپ نے فرمایا "ہاں" سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی اور کہاں کسریٰ شہنشاہ ایران کے کنگن۔ مگر قدرت حق کا تماشا دیکھو کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے پہنائے۔

سراقہ کے تعاقب سے رہائی ہوئی تو آنحضرت صلعم آگے بڑھے راستہ میں زبیر بن العوامؓ سے ملاقات ہوگئی جو شام سے تجارت کر کے مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے قافلہ کے ساتھ مکہ کو واپس جا رہے تھے۔ زبیر نے ایک جوڑا سفید کپڑوں کا آنحضرتؐ کو اور ایک حضرت ابوبکرؓ کی نذر کیا۔ اور کہا۔ میں بھی مکہ سے ہو کر بہت جلد آپ سے مدینہ میں آملوں گا اور بھی کئی لوگ راستہ میں ملتے تھے اور چونکہ حضرت ابوبکرؓ بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے اس راستہ سے بارہا آتے جاتے رہتے تھے اس لئے اکثر لوگ ان کو پہچانتے تھے مگر آنحضرت صلعم کو نہیں پہچانتے تھے لہٰذا وہ ابوبکرؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ تمہارے آگے آگے کون ہے حضرت ابوبکرؓ فرماتے "ھٰذا یھدینی السبیل" "یہ میرا ہادی ہے۔" وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ کوئی دلیل یعنی گائیڈ ہے جو راستہ دکھلانے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ : صـ۵ سے آگے

یہ اسلیئے دی گئی ہیں ہم انکا امتحان لیں (۲۰:۱۳۲) بعض قومیں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر اور برتر سمجھتی ہیں اور اسطرح نسلی امتیاز پیدا کر دیتی ہیں اور عالمی تفاوت وجود میں آجاتا ہے جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بھائی چارے کی فضا قائم ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے عناد ظاہر ہونے لگتا ہے۔ قرآن کریم متنبہ کرتا ہے کہ کسی قوم کو کسی دوسری قوم کے ساتھ تمسخر نہیں کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ (۴۹:۱۲) قرآن مجید کے مطابق اگر کسی کو کوئی امتیاز حاصل ہے اور کوئی خدا کی نظروں میں دوسروں سے بہتر ہے تو یہ صرف اور صرف نیکی ہی کی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔ اسکے عمل اچھے ہونے چاہئیں اور اسکا سلوک اچھا ہونا چاہیئے۔ مزید کہا گیا ہے (۵:۳) ایک دوسرے سے تعاون کرو تا کہ نیکی اور تزکیہ کو فروغ حاصل ہو جہاں تک نیکی کی روح کا تعلق ہے اور اسی طرح خدا خوفی کا بھی یہ ہمیشہ عالمی امور کا فیصلہ کرتے وقت مدِّنظر رکھنا چاہیئے۔ جھگڑے بھی اسی بنیاد پر نبٹائے جانے چاہئیں۔ (۵:۹) میں کہا گیا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم انصاف کے ساتھ گواہی دینے پر قائم رہو کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دو ہمیشہ منصف مزاجی سے کام لو۔ یہی نیکی کے زیادہ قریب ہے۔ قرآن مجید ایسی ہدایات بھی دیتا ہے جن سے عالمی جھگڑے نبٹائے جا سکتے ہیں اور امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ قوموں کا آپس میں اتحاد اس بنیاد پر ہونا چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو اتحاد پر آمادہ کر لیں اور جھگڑنے والے لوگوں کے جھگڑوں کو نپٹائیں انہیں جھگڑے کا فیصلہ کرنا چاہیئے اور اگر دو پارٹیوں میں سے ایک پارٹی اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دے تو پھر دوسری قوموں کا فرض ہے کہ اس پارٹی پر دباؤ ڈالیں اور فیصلہ منوائیں جیسا کہ سب جانتے ہیں اس مذہب کے معنے ہی امن کے ہیں اور اسے امن ہی کا مذہب کہا جا سکتا ہے۔ یہ دنیا میں امن اور بھائی چارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود اس ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کر دیا گیا کہ بعض حالات میں خود حفاظتی کے لیئے فوجی طاقت استعمال کرنی پڑ سکتی ہے اور اسی فوجی طاقت کے ذریعے انصاف قائم کیا جا سکتا ہے۔ عیسائی قوموں کو اس تعلیم اور اس اصول کے خلاف احتجاج کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ یسوع مسیح نے انہیں یہ تعلیم دی تھی کہ وہ برائی کا مقابلہ نہ کریں۔ تاکہ اگر انکی ایک گال پر تھپڑ مارا جائے تو وہ ایک اور تھپڑ کے لیئے دوسرا گال بھی آگے کر دیں۔ وہ اپنی اس تعلیم کا تضاد پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ مسلسل جنگوں کا آغاز کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر ان جنگوں کے متعلق یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ بالکل درست تھیں۔ (یہ مسٹر بی۔ اے۔ آر جرڈ کا تحریر کردہ ریویو آف ریلیجنز کا ایک اداریہ ہے)

## بقیہ : صـ۳ سے آگے

نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو ہم اس سے زکوٰۃ نہیں لیں گے۔ بعد میں اسے کسی نے کہا کم بخت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کروا کروا کے امیر بنا تھا اور اب تو نے زکوٰۃ دینے سے ہی انکار کر دیا۔ اس پر اسے ندامت پیدا ہوئی اور وہ زکوٰۃ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تم سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اس پر وہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔ دوسرے سال پھر وہ زکوٰۃ کا مال لے کر آیا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ فرمایا۔ غرض اس طرح ہر سال وہ زکوٰۃ کا مال لاتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رد فرما دیتے۔ یہاں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس مال زکوٰۃ لایا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جس شخص کا مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں فرمایا میں بھی اس کا مال قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ چونکہ اسکے دل میں نیکی تھی اسلئے وہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ زکوٰۃ لاتا مگر اسکی زکوٰۃ قبول نہ کی جاتی۔ اسی طرح بعض لوگ امتحان دے رہے ہوتے ہیں تو لکھتے ہیں کہ دعا کریں ہم امتحان میں کامیاب ہو جائیں اور کسی اعلیٰ عہدہ پر لگ جائیں۔ جب امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور عہدہ مل جاتا ہے تو پھر لگتے ہیں احمدیوں سے بھاگنے۔ کبھی کہتے ہیں کہ احمدیوں کی سوسائٹی ادنیٰ ہوتی ہے۔ کبھی کہتے ہیں احمدی مالدار نہیں ہوتے کبھی کہتے ہیں احمدیوں کے گھر صاف نہیں ہوتے۔ وہ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ پہلے ہم سے دعائیں کروایا کرتے تھے۔ اور پھر وہ ہمیں سے بھاگتے ہیں۔ یہ چیزیں بتاتی ہیں کہ ایسے آدمیوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہوتا۔ اگر ایمان ہوتا تو وہ دین کی خدمت کرتے۔ دینداروں کی خدمت کرتے۔ جماعت کی خدمت کرتے اور تکبر میں مبتلا نہ ہوتے۔

غلام مصطفےٰ انتبسم

# کھیل اور کھلاڑی

## سٹیفی گراف کی جیت

جرمنی کی ٹاپ ہیڈ کھلاڑی اور دو مرتبہ کی ومبلڈن چیمپئن سٹیفی گراف نے ومبلڈن ٹینس میں عورتوں کا سنگلز ٹائیٹل جیت لیا۔ انہوں نے گذشتہ روز فائنل میں ارجنٹائن کی گیبریلا سباٹینی کو ۶-۳، ۴-۶، ۸-۶ سے شکست دے دی۔ اس طرح سٹیفی گراف نے ومبلڈن کا اعزاز تیسری مرتبہ حاصل کرلیا ہے۔ فائنل میں دونوں کھلاڑیوں نے زبردست کھیل پیش کیا اور سباٹینی نے سٹیفی کا خوب مقابلہ کیا مگر آخر کار ہار گئی۔ سٹیفی اور سباٹینی کے درمیان مقابلہ ۲ گھنٹے ۱۷ منٹ تک جاری رہا جو اب تک خواتین کے درمیان ہونے والے میچوں کا طویل ترین دورانیہ تھا۔

## مائیکل سٹیچ ومبلڈن چیمپئن بن گئے

ومبلڈن کے مردوں کے فائنل مقابلے میں مغربی جرمنی کے نئے ابھرتے ہوئے کھلاڑی مائیکل سٹیچ نے اپنے ہم وطن سابق چیمپئن بورس بیکر کو لگاتار تین سیٹ میں ہرا کر فائنل جیت لیا ہے۔ انہوں نے انہیں ۶-۴، ۷-۶ اور ۶-۴ سے شکست دی۔ مقابلہ تقریباً پونے تین گھنٹے جاری رہا۔ ابتداء ہی سے مائیکل سٹیچ کا پلہ بھاری رہا اور اس نے پہلا سیٹ ۶-۴ سے باآسانی جیت لیا۔ لیکن دوسرے سیٹ میں بورس بیکر نے کافی سخت کھیل پیش کیا لیکن یہ مقابلہ ۶-۶ سے ٹائی ہوگیا۔ ٹائی بریک کے ذریعے سیٹ سٹیچ نے ۷-۶ سے جیت لیا۔ تیسرے اور آخری سیٹ میں بھی مائیکل سٹیچ کا پلہ ابتدا سے ہی بھاری رہا اور انہوں نے ۶-۴ سے جیت کر فائنل مقابلہ جیت لیا۔ بورس بیکر جو لگاتار دوبارہ فائنل میں پہنچے یہ مقابلہ جیتنے کے اعزاز سے محروم رہے۔ اس کھیل میں بورس بیکر جلد تھک گئے جبکہ مائیکل سٹیچ کا شمار ابتداء سے ہی زیادہ نظر آتا تھا اور وہ آخری مرحلہ پر بورس بیکر سے کم تھکے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔

○ انگلش کاؤنٹی کرکٹ میں پاکستان کے سلیم ملک نے اپنی چوتھی سنچری سکور کی سلیم ملک نے ناصر حسین کے ساتھ مل کر اسیکس کی طرف سے سرے کے خلاف چوتھی وکٹ کے لیئے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا سلیم ملک ۱۸۵ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے انہوں نے ساڑھے پانچ گھنٹے بیٹنگ کی اور ۲۹۵ گیندیں کھیلیں ۲۳ چوکے لگائے اسیکس نے اپنی پہلی اننگز ۳۳۸ رنز پانچ کھلاڑی آؤٹ پر ختم کرنیکا اعلان کیا ناصر حسین نے ۱۲۸ رنز بنائے۔

○ انٹرنیشنل کرکٹ کانفرنس کا اجلاس ۹ جولائی کو لندن میں ہو رہا ہے۔

○ آسٹریا میں ہونے والے اتھلیٹکس کے بین الاقوامی مقابلے میں بن جانسن ایک بار پھر پیچھے رہ گئے انہوں نے سو میٹر ریس میں چھٹی پوزیشن حاصل کی اس طرح عالمی اتھلیٹکس چیمپئن شپ میں انکی کامیابی کے امکانات معدوم ہو رہے ہیں انہوں نے یہ فاصلہ ۱۰ء۳۱ سیکنڈ میں طے کیا جو پابندی اٹھنے سے بعد انکی سب سے اچھی کارکردگی تھی۔

## بقیہ : صـ۶ سے آگے

کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے سابقہ لیا ہے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کا مطلب کچھ اور ہوتا تھا۔ (سیرت خاتم النبیین حصہ اول صـ۳۱۳ تا صـ۳۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نتائج مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "ایفائے عہد"

| | | |
|---|---|---|
| اوّل | احمد طاہر مرزا | ربوہ |
| | رانا مختار احمد | کراچی |
| دوم | عبدالرشید ثانی | ربوہ |
| سوم | منیر احمد صاحب شمس | جھنگ |
| | فضل احمد صاحب مجوکہ | ربوہ |
| چہارم | طاہر احمد قمر | راولپنڈی |
| پنجم | اعجاز احمد شاہد | فیصل آباد |

اگلے سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "عدل وانصاف" ہے۔ جس کی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۹۱ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

## اعلان تبدیلی نام

خاکسار نے اپنا نام تبدیل کر کے نام احمد کی بجائے محمد ناصر رکھ لیا ہے۔ اب مجھے محمد ناصر کے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

(محمد ناصر ولد غلام قادر تلونڈی موسیٰ خاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ)

## اعلان گمشدگی

میرا تھیلا جس میں چند شیشیاں ہیں کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ دارالضیافت میں پہنچا کر ممنون فرمائے۔

(شاہ دین پہلوان کھونڈے والا)

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار - ربوہ
فون گھر : ۴۳۱ آفس : ۵۲۱

خوشخبری
احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہم نے اسلام آباد، راولپنڈی کے خوبصورت علاقہ لالہ رخ واہ کینٹ میں پلاسٹک کا کاروبار شروع کیا ہے۔ گھریلو اور تجارتی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ ہمارے ہاں اعلیٰ کوالٹی کی بالٹیاں۔ پلاسٹک ریکس۔ فائبر گلاس۔ واٹر ٹینک۔ سپر ٹف ٹینک اور فرشی ونائیل ٹائیلیں۔ اور پلاسٹک کی کرسیاں ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔
محمد افضل اینڈ سنز B/200 لالہ رخ واہ کینٹ

خوشخبری
لندن کا سفر
فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن صاحب سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ
کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۳
IATA
GOVT.
LICENCE NO. 1329

## ملکی خبریں

○ نوشہرہ میں بدرشی کے اسلحہ ڈپو کے گولہ بارود کو ضائع کرنے کے دوران گولہ بارود پھٹ گیا جس سے ۱۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں اور زخمیوں کا تعلق فوج سے ہے اس میں انجینئرز کور کے ۱۰ افراد شامل ہیں۔

○ صدر اسحاق اور وزیر اعظم کے درمیان آزاد کشمیر کی صورتحال پر غور کیا گیا۔

○ سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں میں دینی مدرسے کے مہتمم اور جمیعت العلمائے اسلام سیالکوٹ کے رہنما دین محمد کو قتل کر دیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کے اعوان گروپ سے دریافت کیا ہے کہ اگر مصطفیٰ کھر کو پیپلز پارٹی میں شامل کر لیا جائے۔ تو کیا وہ پارٹی سے مستقل طور پر وفادار رہیں گے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ دونوں کشمیر آزاد نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی وقت بھی دھماکہ ہو سکتا ہے اور تبدیلی آسکتی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم مسٹر ممتاز راٹھور کی گرفتاری کو عدالت میں چیلنج کیا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو شاہ مراکش کی نجی دعوت پر مراکش روانہ ہو گئی ہیں۔

○ صدر نے ایک آرڈیننس جاری کر کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی سزا دو برس سے بڑھا کر دس برس کر دی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ امن وامان کے لئے سخت فیصلے بھی کرنے پڑے تو اس سے گریز نہیں کرونگا انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا مقابلہ ایک متحد قوم کی حیثیت سے کرنا ہو گا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم سے انکا تعاون غیر مشروط ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دوسرے کو غدار کہنے سے گریز کرنا چاہیئے۔ انہوں نے سندھ کی صورتحال پر تشویش ظاہر کی اور راٹھور کی گرفتاری کو جلد بازی قرار دیا۔

ضرورت کاریگر
ایک ایسے کاریگر کی ضرورت ہے جو واشنگ مشین، روم کولر اور پنکھوں کی مرمت کا کام جانتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔
بھائی بھائی ٹریڈرز الناصر مارکیٹ ربوہ

## غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر سے حاصل ہونے والی اطلاعات کے مطابق کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں ۴ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ یہ فوجی بارہ مولا سری نگر اور کپواڑہ میں ہلاک ہوئے۔ بارہ مولا کے ایک گاؤں میں بھارتی فوجی گاؤں کو گھیرے میں لے کر گھر گھر تلاشی لے رہے تھے کہ حریت پسندوں نے فائرنگ شروع کر دی اور دو فوجیوں کو ہلاک کر دیا حریت پسندوں نے ایک سکول کی عمارت کو بھی آگ لگا دی جس کو فوجیوں نے اپنا اڈہ بنایا ہوا تھا۔

○ یوگوسلاویہ میں اعلان آزادی کرنے والی جمہوریاؤں اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ یہ سمجھوتہ یورپی برادری کے ذریعے طے پایا۔

○ چین کے وزیر اعظم مسٹر لی پنگ ایران کے تین روزہ دورے پر تہران پہنچ گئے ہیں وہ اس سے پہلے مصر اور اردن کا دورہ کر چکے ہیں اور اس کے بعد کویت، سعودی عرب اور شام جائیں گے۔

○ جنوبی لبنان میں تنظیم آزادی فلسطین کے دونوں کیمپوں پر لبنانی فوج کے دستوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین اور لبنانی فوج کے درمیان چار روزہ خونریز جنگ کے بعد جنگ بندی کا سمجھوتہ طے پایا ہے اب فلسطینیوں سے اسلحہ واپس لیا جا رہا ہے۔

○ عراق کے ۲۸ میزائل اور لانچر تباہ کرنے کے بعد اقوام متحدہ کی ٹیم بغداد واپس پہنچ گئی ہے۔ اس ٹیم کا سربراہ ایک امریکی کرنل ہے۔

○ بنگلہ دیش اور چین کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا ہے جس کے تحت دونوں ملک سیلابوں کی روک تھام میں تعاون کرینگے۔

○ چین کے مشرقی صوبے میں حکام نے ایک ڈیم کو بارود سے اڑا دیا تاکہ ڈیم کی جھیل میں جمع ہو جانے والا پانی دریا میں جا سکے۔ اس جھیل کے پانی سے دو شہروں کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ دونوں شہروں کی آبادی دس دس لاکھ ہے۔